روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029
ہفتہ 20- مئی 2000ء - 15 صفر المظفر 1421 ہجری - 20- ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 113

روح کی نجات کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوتے وقت یہ دعا کرو۔

اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ سو رہا ہوں۔ اور تیرے نام کے ساتھ اٹھوں گا۔ اگر تو نے میری روح قبض کر لی تو اس سے رحمت کا سلوک کرنا اور اگر تو نے اسے واپس کیا تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب التعوذ عند المنام)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب خدا نے چاہا کہ انسان خدا کی معرفت میں ترقی کرے تو اس نے پہلے سے ہی انسانی روح میں معرفت کے حواس پیدا کر رکھے اور اگر وہ پیدا نہ کرتا تو پھر کیونکر انسان اس کی معرفت حاصل کر سکتا تھا۔ انسان کی روح میں جو کچھ ہے دراصل خدا سے ہے اور وہ خدا کی صفات ہیں جو انسانی آئینہ میں ظاہر ہیں۔ ان میں سے کوئی صفت بری نہیں بلکہ ان کی بداستعمالی اور ان میں افراط تفریط کرنا برا ہے۔

(نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 389)

اور یہ کہنا کہ اگر روح مخلوق ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ فنا بھی ہو جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ روح بے شک فنا پذیر ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ جو چیز اپنی صفات کو چھوڑتی ہے اس حالت میں اس کو فانی کہا جاتا ہے۔ اگر کسی دوا کی تاثیر بالکل باطل ہو جائے تو اس حالت میں ہم کہیں گے کہ وہ دوا مر گئی۔ ایسا ہی روح میں یہ امر ثابت ہے کہ بعض حالات میں وہ اپنی صفات کو چھوڑ دیتی ہے بلکہ اس پر جسم سے بھی زیادہ تغیرات وارد ہوتے ہیں۔ انہی تغیرات کے وقت کہ جب وہ روح کو اس کی صفات سے دور ڈال دیتے ہیں کہا جاتا ہے کہ روح مر گئی۔ کیونکہ موت اسی بات کا نام ہے کہ ایک چیز اپنی لازمی صفات کو چھوڑ دیتی ہے تب کہا جاتا ہے کہ وہ چیز مر گئی۔ اور یہی بھید ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فقط انہیں انسانی روحوں کو بعد مفارقت دنیا زندہ قرار دیا ہے جن میں وہ صفات موجود تھے جو اصل غرض اور علت غائی ان کی پیدائش کی تھی۔ یعنی خدا تعالیٰ کی کامل محبت اور اس کی کامل اطاعت جو انسانی روح کی جان ہے۔ اور جب کوئی روح خدا تعالیٰ کی محبت سے پر ہو کر اور اس کی راہ میں قربان ہو کر دنیا سے جاتی ہے تو اسی کو زندہ روح کہا جاتا ہے باقی سب مردہ روحیں ہوتی ہیں۔ غرض روح کا اپنی صفات سے الگ ہونا یہی اس کی موت ہے۔ چنانچہ حالت خواب میں بھی جب جسم انسانی مرتا ہے تو روح بھی ساتھ ہی مر جاتی ہے۔ یعنی اپنی صفات موجودہ کو جو بیداری کی حالت میں تھیں چھوڑ دیتی ہے اور ایک قسم کی موت اس پر وارد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ خواب میں وہ صفات اس میں باقی نہیں رہتیں جو بیداری میں اس کو حاصل ہوتی ہیں۔ سو یہ بھی ایک قسم موت کی ہے۔ کیونکہ جو چیز اپنی صفات سے الگ ہو جائے اس کو زندہ نہیں کہہ سکتے۔ اکثر لوگ موت کے لفظ پر بہت دھوکا کھاتے ہیں موت صرف معدوم ہونے کا نام نہیں بلکہ اپنی صفات سے معطل ہونے کا نام بھی موت ہے ورنہ جسم جو مر جاتا ہے بہرحال مٹی اس کی تو موجود رہتی ہے۔ اسی طرح روح کی موت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ اپنی صفات سے معطل کی جاتی ہے۔ جیسا کہ عالم خواب میں دیکھا جاتا ہے کہ جیسے جسم اپنے کاموں سے بیکار ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی روح بھی اپنی ان صفات سے جو بیداری میں رکھتے تھے بکلی معطل ہو جاتی ہے۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 160)

کفالت یتامی

افضال الٰہی کا ایک یقینی ذریعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامی رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنا دیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامی بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامی کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جا رہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کریں ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامی دار الضیافت ربوہ)

عبادت میں ایک لذت اور سرور ہے

حضرت مسیح موعود کے ایک ارشاد کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "خوب سمجھ لو کہ نماز بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے" اب یہ ایک عجیب سا تبصرہ ہے جو دنیا میں اکثر انسانوں کو اپنے تجربے میں درست دکھائی نہیں دیتا۔ بہت بڑے مخلصین دیکھے ہیں ہم نے 'جو نماز بجالاتے ہیں اور باقاعدگی سے نماز بجالاتے ہیں لیکن وہ زور لگا کر نماز بجالاتے ہیں اور ان کی عبادتیں محض اس وقت تک زندہ رہتی ہیں جب وہ اپنی ضروریات مانگنے پر زور دیتے ہیں۔ مگر محض نماز میں لذت ہو یہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں آپ کے (رفقاء) میں ایسی مثال کثرت سے ملتی تھی کہ جو لوگ نماز میں اٹک گئے تھے ان لوگوں سے ہم نے (بیوت الذکر) کو آباد دیکھا' (بیت) مبارک میں بھی' (بیت) اقصیٰ میں بھی ان (رفقاء) کی یاد آتی ہے تو حیرت ہوتی ہے۔ اس وقت سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیوں ان کا دل (بیت الذکر) میں اٹکا ہوا ہے۔ ایک معمولی قلی اور مزدور اور غریب لوگ جن کو باہر کی دنیا میں کمائی کے لئے وقت قربان کرنا پڑتا تھا اس وقت کو خوشی سے قربان کرکے پانچوں وقت (بیت الذکر) پہنچا کرتے تھے۔ کچھ حلوائی تھے 'کچھ مٹھائیاں بیچنے والے یا دودھ بیچنے والے' دہی بیچنے والے' مونگ پھلیاں بیچنے والے ایسے غریب غریب لوگ جو دوڑے ہوئے (بیت الذکر) میں چلے آتے تھے اور ہر دفعہ ان کو دکان پہ تالے لگانے پڑتے تھے اور بعض ایسے بھی تھے جو بغیر تالوں کے' چونکہ چھابڑیوں میں تجارت کرتے تھے' بے تالوں کے اپنی چھابڑیاں چھوڑ جایا کرتے تھے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تقویٰ کا معیار بھی اتنا بلند تھا کہ کوئی ان چھابڑیوں کی طرف بری نظر نہیں ڈالتا تھا۔ مٹھائیوں کی دکانیں خالی پڑی ہوئی ہیں قلاقند سامنے سجی پڑی ہے مجال ہے جو کوئی شخص اسے اٹھانے کی جرأت کرے اور یہ واقعہ ایسا ہے جو میں روزانہ دیکھتا تھا۔ جب بھی اس بازار سے گزر ہو مثلاً سکول آتے یا جاتے اور نماز کا وقت ہو رہا ہو یا ہو چکا ہو تو وہ سجی ہوئی دوکانیں بغیر کسی دوکاندار کے اسی طرح پڑی رہ جاتی تھیں۔ پس کوئی وجہ ہے ان کو لازماً لذت محسوس ہوتی تھی نمازوں میں۔ اگر لذت محسوس نہ ہوتی تو اپنی دنیا کو تج کر اس طرح قربان کر کے وہ (بیوت الذکر) کی طرف نہ دوڑتے۔

پس یہ وہ لذت ہے جس سے دوبارہ آشنائی ضروری ہے اور اس آشنائی کے لئے محنت کرنی ہوگی اور الحمدللہ کہ وہ محنت شروع ہو چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ لذت تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔ یہ مقام حاصل کرنے میں ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس مقام کی طرف آپ چلنا شروع ہو گئے ہیں اور یہ بھی ایک بہت بڑا اللہ کا احسان ہے جو ہمیں نصیب ہوا ہے۔ اتنی فکر ضروری ہے۔ اس فکر کے بغیر ہم زندہ رہ ہی نہیں سکتے کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے" اگر لذت سے محروم ہے تو دوڑا پھرے گا۔ فرماتے ہیں انسان اپنی زوجیت کے تعلقات سے محروم ہو جاتا ہے تو کس طرح وہ ڈاکٹروں کے پاس دوڑا پھرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بعض ایسے بھی ہمارے علم میں ہیں جو زوجیت کے فرائض انجام دینے کے قابل نہ تھے اور انہوں نے خودکشی کرلی۔ فرمایا کہ اصل مقصد جس کے لئے یہ لذتیں نصیب ہوتی ہیں وہ اور تھا لیکن لذت اپنی ذات میں مقصد بن گئی اور ان سے محرومی کے نتیجے میں انسان دنیا چھان بیٹھتا ہے' ہر جگہ پہنچتا ہے کسی طرح علاج ہو لیکن نماز جس کی لذت سب لذتوں سے بڑھ کر ہے اس کے لئے فکرمند نہیں ہوتا۔ یہ بات حضرت مسیح موعود کو سمجھ نہیں آرہی اس لئے کہ آپ ہم سے بہت اونچے ہیں اور بہت اونچائی سے نیچے دیکھنے پر بعض دفعہ نیچے کی باریک باریک حرکتیں سمجھ نہیں آرہی ہوتیں اگرچہ اس مضمون کا فلسفہ آپ سمجھتے ہیں مگر پھر بھی حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے اتنی عظیم لذت اور دنیا کی لذتوں کے لئے انسان مارا مارا پھر رہا ہے کیڑوں کی طرح اپنی زندگی ضائع کر رہا ہے لیکن اس طرف توجہ نہیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 24 ستمبر 98)

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 109

ایک بصیرت افروز واقعہ

موضع بہادر حسین متصل مسانیاں ضلع گورداسپور کے بلند پایہ بزرگ حضرت مولانا رحیم بخش صاحب (متوفی 2۔ ستمبر 1935ء) ان خوش نصیب شخصیات میں سے تھے جنہیں حضرت مسیح موعود کی زیارت کا شرف 1870ء سے حاصل تھا۔ موضع بہادر حسین اور تلونڈی جھنگلاں وغیرہ متعدد بستیوں میں آپ کے ذریعہ احمدیت کا نور پھیلا مولف "رفقائے احمد" جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان کی تحقیق کے مطابق ایک سو احباب آپ کی دعوت الی اللہ سے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

حضرت مولانا صاحب کے قلم سے حضرت مسیح موعود کا بیان فرمودہ ایک واقعہ ذیل میں سپرد قرطاس کیا جاتا ہے۔

"ایک مرتبہ فرمایا کہ ایک بزرگ کے دل میں آیا کہ میلہ دیکھوں۔ گھر سے چلے تو کشف ہوا کہ وہاں ایک سادھو بیٹھا ہوا ہے۔ اور ادھر سادھو کو کشف ہوا کہ ایک بزرگ چلا آرہا ہے۔ دونوں ایک دوسرے کا حال کشف سے دیکھتے۔ آخر یہ بزرگ جب قریب پہنچے تو سادھو نے اپنے چیلوں کو کہا کہ جلدی سے تہ بند باندھ لو۔ چیلے حیران ہو گئے۔ کہ مسلمانوں کی طرح ہم کو تہ بند بندھواتا ہے۔ سادھو نے کہا۔ کہ مجھ کو ایک مسلمان بزرگ کا ادب مجبور کر رہا ہے۔ آخر چیلوں نے تہ بند باندھے۔ جب یہ بزرگ سادھو کے پاس پہنچے اس نے کہا کہ آپ مجھ سے زیادہ نہیں ہیں۔ جب آپ کو کشف ہوتا ہے ویسا مجھ کو بھی ہوتا ہے۔ پھر اس بزرگ نے اپنی چھوٹی انگلی سے قدرے خون نکال کر سادھو کو کہا کہ خوشبو لو جب اس نے خوشبو لی تو بولا خوشبو آئی ہے۔ پھر بزرگ نے فرمایا اپنی چھوٹی انگلی سے بھی خون نکال کر سونگھو جب خون سونگھا تو بدبو معلوم ہوئی بزرگ نے فرمایا میرے اور تیرے درمیان اتنا ہی فرق ہے۔

تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانا۔ اس واسطے یہ بدبو آپ میں ہے۔

پھر وہ مسلمان ہو گیا اور اس کا وہی مرتبہ ولایت کا رہا۔" (الحکم 14۔ جون 1936ء)

غرباء نوازی کی ایک دلکش جھلک

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں:۔

"قادیان کے قریب موضع ننگل کا رہنے والا ایک میاں خیراتی زمیندار ہے۔ اس کا بھائی سلسلہ کا ایک مخلص کارکن ہے (حاجی دین محمد) میاں خیراتی ایک سیدھا سادھا احمدی ہے۔ مگر حضرت اقدس سے اس کو محبت تھی۔

ایک مرتبہ حضور کاہنوان کی طرف سیر کو نکل گئے واپسی پر میاں خیراتی نے کہا۔ کہ جی میرے گھر چلو۔ حضرت صاحب اس کے گھر چلے گئے اور اس نے مکی کے بھٹے (چھلیاں) بطور نذر پیش کیں۔ حضرت نے بڑی خوشی سے لے لیں۔ لوگوں کو بڑا تعجب تھا۔ کہ حضرت اقدس جو اپنے خاندانی مرتبہ اور شان کے لحاظ سے بھی بہت بڑی وجاہت رکھتے تھے۔ اپنی رعایا

کے ایک ایسے فرد کے گھر میں چلے جاویں۔ مگر جو چیز آپ کو وہاں لے جانے سے نہ روک سکی وہ اس کا اخلاص اور محبت تھی۔ جو محض اللہ کے لئے تھی۔" (الحکم 14۔ اپریل 1936ء)

ہم دعا کرنے کے لئے آئے ہیں

"گورداسپور میں آپ مقدمہ کے ایام میں مقیم تھے۔ حضور کے لئے ایک بیت الدعا بنایا گیا۔ اس میں ایک پشمینے کی چادر جائے نماز پر بچھی ہوئی تھی۔ کوئی شخص اسے اٹھا کر لے گیا اس کے گم ہو جانے پر کسی نے حضور سے ذکر کیا۔ کہ یہاں پشمینہ کی چادر تھی۔ سن کر فرمایا۔

کہ ہم دعا کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یا جائے نماز دیکھنے کے لئے؟"

(الحکم 21۔ مارچ 36ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپ 50 پیسے

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

لیکچر لاہور

مکرم مبشر احمد خالد صاحب

صفحات

یہ کتاب روحانی خزائن جلد نمبر20 کے ص145 تا ص200 کل 55 صفحات پر مشتمل ہے۔

سن تالیف واشاعت

یہ کتاب حضرت مسیح موعود کا ایک لیکچر ہے جو 3 ستمبر1904ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا تھا۔ اخبار عام کی اطلاع کے مطابق اس جلسہ کی حاضری دس ہزار تھی۔ اور جس کو "انجمن فرقانیہ" لاہور کے لئے میاں معراج الدین عمر جنرل کنٹرکٹر و سیکرٹری انجمن مذکور اور حکیم شیخ نور محمد منشی عالم مالک ہمدم صحت لاہور نے رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں عوام الناس کے فائدہ کے لئے چھپوایا۔

نفس مضمون

اس رسالہ کا دوسرا نام "(دین) اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" بھی ہے اس لیکچر میں حضور نے دین حق، ہندو مذہب اور عیسائیت کی تعلیمات کا موازنہ پیش فرما کر دینی تعلیمات کی برتری ثابت فرمائی ہے۔

خلاصہ مضامین

(1) حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں گناہ کی کثرت کا اصل سبب معرفت الٰہیہ کی کمی ہے۔ اس کا علاج نہ عیسائیوں کے کفارہ سے ممکن ہے نہ ویدکی بیان کردہ تعلیمات سے۔ اور معرفت کاملہ جو حقیقتاً خدا تعالیٰ کے مکالمہ و مخاطبہ سے ہی حاصل ہونی ممکن ہے اور دین کے سوا کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی۔ کیونکہ ہندوؤں اور عیسائیوں کے نزدیک وحی و الہام کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔

(2) فرمایا! مذہب کے دو حصے ہوتے ہیں۔ عقائد اور اعمال۔ عقائد میں سے بنیادی عقیدہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عقیدہ ہے حضور نے دین کا یہ بنیادی عقیدہ پیش فرما کر عیسائیت کی پیش کردہ تثلیث اور ویدوں کے عقیدہ روح و مادہ کے ازلی اور غیر مخلوق ہونے کی تردید فرمائی ہے۔

(3) اعمال کے متعلق قرآن کریم کی آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ .... کو جامع قرار دیتے ہوئے حضور نے حقوق العباد کے تین مراتب بیان فرمائے ہیں اور بتایا کہ یہ تعلیم دوسرے مذاہب میں نہیں ہے۔

(4) اس کتاب میں حضور نے مثال کے طور پر دین اور عیسائیت کی عفو و انتقام کے متعلق تعلیمات کا باہمی موازنہ فرما کر انجیلی تعلیمات کا ناقص ہونا ثابت فرمایا ہے۔ اور آریوں کے عقیدہ تناسخ اور عیسائیوں کے عقیدہ جہنم کے دائمی ہونے کا رد فرما کر (دین) کی برتری اور دین کے محاسن کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش فرمایا ہے۔

(5) آخر پر حضور نے اپنے دعویٰ اور دلائل اور اپنی زندگی و دریہ اور ان پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا جو پوری ہوگئیں۔

(6) ایک طویل الگ حاشیہ میں ایرانی کے استفسار پر وجد تغلوب (-) کی بڑی ایمان افروز لطیف تفسیر بیان فرمائی ہے۔

چند تعلیمی و تربیتی اقتباسات

علم کی تین اقسام

یقین تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ محض علم اور قیاس سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ کوئی دور سے دھواں دیکھے اور قیاس اور عقل کو دخل دے کر سمجھ لے کہ اس جگہ ضرور آگ ہوگی۔ اور پھر دوسری قسم یقین کی یہ ہے کہ اس آگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ پھر تیسری قسم یقین کی یہ ہے کہ مثلاً اس آگ میں ہاتھ ڈال دے اور اس کی قوت احتراق سے مزہ چکھ لے۔ پس یہ تین قسمیں ہوئیں۔ علم الیقین، عین الیقین، حق الیقین، اس آیت میں خدا تعالیٰ نے سمجھایا کہ تمام راحت انسان کی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت میں ہے اور جب اس سے علاقہ توڑ کر دنیا کی طرف جھکے تو یہ جہنمی زندگی ہے۔ اور اس جہنمی زندگی پر آخرکار ہر یک شخص اطلاع پالیتا ہے اور اگرچہ اس وقت اطلاع پاوے جبکہ یکدفعہ مال و متاع اور دنیا کے تعلقات کو چھوڑ کر مرنے لگے۔" (ص157-158)

اللہ تعالیٰ سے ملنے کے ذرائع

اور چونکہ یہ مقامات صرف انسانی سعی سے حاصل نہیں ہوسکتے اس لئے جابجا قرآن شریف میں دعا کی ترغیب دی ہے اور مجاہدہ کی طرف رغبت دلائی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ (-) دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ اور پھر فرماتا ہے۔ ......یعنی اگر میرے بندے میرے وجود سے سوال کریں کہ کیونکر اس کی ہستی ثابت ہے اور کیونکر سمجھا جائے کہ خدا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں بہت ہی نزدیک ہوں۔ میں اپنے پکارنے والے کو جواب دیتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی آواز سنتا ہوں اور اس سے ہمکلام ہوتا ہوں۔ پس چاہئے کہ اپنے تئیں ایسے بناویں کہ میں ان سے ہمکلام ہوسکوں۔ اور مجھ پر کامل ایمان لاویں تا ان کو میری راہ ملے۔ اور پھر فرماتا ہے ......یعنی جو لوگ ہماری راہ میں اور ہماری طلب کے لئے طرح طرح کی کوششیں اور محنتیں کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیتے ہیں۔ اور پھر فرماتا ہے (-) یعنی اگر خدا سے ملنا چاہتے ہو تو دعا بھی کرو۔ اور ل رہو۔ کیونکہ اس راہ میں صحبت بھی شرط ہے۔" (ص159-160)

ایک عظیم دعا

اب واضح ہو کہ یہ باتیں بغیر شہادت کے نہیں اور یہ ایسے وعدے نہیں کہ جو پورے نہیں ہوئے بلکہ ہزاروں اہل دل (دین) میں اس روحانی بہشت کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ درحقیقت (دین حق) وہ مذہب ہے جس کے سچے پیروؤں کو خدا تعالیٰ نے تمام گزشتہ راستبازوں کا وارث ٹھیرایا ہے اور ان کی متفرق نعمتیں اس امت مرحومہ کو عطا کر دی ہیں۔ اور اس نے اس دعا کو قبول کرلیا ہے جو قرآن شریف میں آپ سکھلائی تھی۔ اور وہ یہ ہے اھدنا ...... ہمیں وہ راہ دکھلا جو ان راستبازوں کی راہ ہے جن پر تو نے ہر یک انعام اکرام کیا ہے۔ یعنی جنہوں نے تجھ سے ہر ایک قسم کی برکتیں پائی ہیں اور تیرے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ اور تجھ سے دعاؤں کی قبولیتیں حاصل کی ہیں اور تیری نصرت اور مدد اور راہنمائی ان کے شامل حال ہوئی ہے۔ اور ان لوگوں کی راہوں سے ہمیں بچا جن پر تیرا غضب ہے اور جو تیری راہ کو چھوڑ کر اور راہوں کی طرف چلے گئے ہیں۔ یہ وہ دعا ہے جو نماز میں پانچ وقت پڑھی جاتی ہے اور یہ بتلا رہی ہے کہ اندھا ہونے کی حالت میں دنیا کی زندگی بھی ایک جہنم ہے اور پھر مرنا بھی ایک جہنم ہے اور درحقیقت خدا کا سچا تابع اور واقعی نجات پانے والا وہی ہو سکتا ہے جو خدا کو پہچان لے اور اس کی ہستی پر کامل ایمان لائے۔ (ص161)

دین کی حقیقت

(دین) کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا۔ اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور رضاء میں محو ہو جانا۔ اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بناء پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا جو محض خدا کے ساتھ دیکھتی ہوں۔ اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں۔ اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کا تمام کام کر چکتے ہیں۔ اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے۔ (ص160)

پیاری تعلیم

"چاہئے کہ ایک تمہارا دوسرے کا گلہ مت کرے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ مردے بھائی کا گوشت کھاؤ۔ اور چاہئے کہ ایک قوم دوسری قوم پر ہنسی نہ کرے کہ ہماری اونچی ذات اور ان کی کم ہے ممکن ہے کہ وہ تم سے بہتر ہوں۔ اور خدا کے نزدیک تو زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ نیکی اور پرہیزگاری سے حصہ لیتا ہے۔ قوموں کا تفرقہ کچھ چیز نہیں ہے۔ اور تم برے ناموں سے جن سے لوگ چڑتے ہیں یا اپنی ہتک سمجھتے ہیں ان کو مت پکارو۔ ورنہ خدا کے نزدیک تمہارا نام بدکار ہوگا۔ اور بتوں سے اور جھوٹ سے پرہیز کرو کہ یہ دونوں ناپاک ہیں۔ اور جب بات کرو تو حکمت اور معقولیت سے کرو۔ اور لغو گوئی سے بچو۔ اور چاہئے کہ تمہارے تمام اعضاء اور تمام قوتیں خدا کی تابع ہوں اور تم سب ایک ہو کر اس کی اطاعت میں لگو۔" (ص156،155)

حکمت کے تقاضے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں ہیں۔

"حکمت سے بات کرنے کے لامتناہی تقاضے ہیں۔ اگر آپ ان کو نظرانداز نہ کریں اور بیدار مغزی کے ساتھ ہر موقع سے فائدہ اٹھائیں تو ہر جگہ ایک الگ جواب دینے کی توفیق ملے گی۔ کوئی ایسا قانون نہیں ہے جو اکٹھا تادیا جائے اور وہ ہر صورت حال پر اطلاق پا جائے۔ قرآن کریم نے جہاں اختصار اختیار فرمایا ہے وہ بھی کمال شان کا اختصار ہے۔ ساری حکمتوں کا خزانہ ایک لفظ حکمت میں رکھ دیا۔ فرمایا موقع اور محل کے مطابق تم الگ الگ اس کے ترجمے کرنا۔ الگ الگ معنے حکمت کے نکالا کرنا۔ اگر تمہارا جواب درست ہوگا تو ہم اس بات کے ذمہ دار ہیں بلکہ ضمانت دیتے ہیں کہ تمہاری کوششوں کو میٹھے پھل لگیں گے۔"

(دعوت الی اللہ ص63)

رپورٹ فہیم احمد خادم صاحب

سیکنڈری سکول کماسی (گھانا) میں

گولڈن جوبلی کی تقریبات

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا) کے قیام پر 50 سال مکمل ہو رہے ہیں۔ اس خوشی میں حضور پر نور ایدہ اللہ کی اجازت سے اس کی گولڈن جوبلی منائی جا رہی ہے۔ قبل اس کے کہ جوبلی کی تقریبات سے متعارف کروایا جائے، اس سکول کی مختصر تاریخ عرض ہے۔

آج سے پچاس سال قبل لوگ اپنے بچوں کو انگریزی اور سیکولر تعلیم دلوانے کے ہرگز روادار نہ تھے بلکہ اسے غیر دینی قرار دیتے تھے۔ لہٰذا سکول کی ابتدا میں بڑی تگ و دو کے ساتھ، گاؤں گاؤں جاکر طلباء کو سکول میں لانا پڑا۔

اس سکول کے اجراء کے لئے پاکستان کے مکرم ڈاکٹر سفیرالدین صاحب (جو لندن سے پی ایچ ڈی کرکے ابھی فارغ ہوئے تھے) لندن سے مورخہ 2۔دسمبر 1949ء کو غانا تشریف لائے اور چند ہفتوں کے اندر اندر 30 جنوری 1950ء کو کماسی شہر میں ٹی آئی احمدیہ پرائمری سکول کے دو کمروں میں اس سکول کا اجراء کر دیا۔ ابتداء میں طلباء کی تعداد 60 تھی۔ ضمناً یہ بھی عرض ہے کہ انہی دنوں محترم پروفیسر سعود احمد خان صاحب پاکستان سے غانا تشریف لائے تھے انہوں نے وائس پرنسپل کے طور پر فرائض سرانجام دیئے۔ اشانٹی ریجن کے بادشاہ Otumfuo Sir Osei Agyemang Prempeh II نے سکول کے لئے موجودہ جگہ مرحمت فرمائی۔ نیز یکم مارچ 1953ء کو سکول کی مستقل عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور سکول کے لئے ایک صد پاؤنڈ کا عطیہ بھی پیش کیا۔ تقریب کے آخر پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب، امیر و مشنری انچارج غانا نے دعا کروائی۔

سکول کے اعلیٰ معیار تعلیم سے متاثر ہو کر ازراہ شفقت گھانا کے پہلے صدر ڈاکٹر کوامے نکروما (Dr.Kwame Nkrumah) نے 23۔اکتوبر 1953ء کو سکول میں تشریف لاکر طلباء اور سٹاف کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

جلد ہی سکول نے اپنے اعلیٰ تعلیمی معیار کے باعث 1965ء میں اے لیول (Advance Level) کا درجہ حاصل کر لیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب بھی اس کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ سکول کو ایک خاص امتیاز یہ حاصل ہے کہ یہ بیرون پاک و ہند جماعت احمدیہ کی طرف سے کھولا جانے والا اعلیٰ تعلیم کا پہلا ادارہ ہے۔

سکول کے ابتدائی طلباء میں مندرجہ ذیل اہم شخصیات تھیں۔

(1) محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم، امیر و مشنری انچارج غانا۔

(2) محترم محمد اسماعیل آڈو صاحب جو ایتھوپیا میں غانا کے سفیر رہے ہیں۔

(3) محترم مدثر ابی اللہ (Mo.Muddathir Abiullah) (جو بعد میں نائیجیریا کے سفیر رہ چکے ہیں)

(4) محترم آئی کے غیاثی (Mr.I.K.Gyasi) صاحب (سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی)

(5) Mr.Paul Osei Mensa
یہ غانا کی نیشنل ٹیچرز ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری رہے ہیں۔

(6) Rev. Dr.Sam Prempeh یہ Presbyterian Church of Ghana کے ماڈریٹر ہیں۔

اس سکول کے فارغ التحصیل طلباء غانا میں ہر اعلیٰ سطح پر شعبہ صحت، قانون، صحافت وغیرہ میں اہم شعبہ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ ان میں سے چند نمایاں نام یہ ہیں۔

(1) Mr.Charles Adjei
(یہ گھانا واٹر اینڈ سیوریج کارپوریشن کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں)

(2) Mr.Edward Salia
(یہ روڈ اینڈ ٹرانسپورٹ کے وزیر ہیں)

(3)Mr.Awudu Tinorga
یہ میڈیکل سروسز کے ڈائریکٹر ہیں۔

(4) ان کے علاوہ ڈاکٹر محمد ابراہیم اور Dr.Disory بالترتیب ویسٹرن ریجن اور سنٹرل ریجن کے ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ ہیں۔

اس سکول میں تمام طلباء بلاامتیاز رنگ و نسل و مذہب و ملت آزادانہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

اس سکول نے نہ صرف تعلیمی میدان میں ترقی کی بلکہ کھیلوں کے میدان میں بھی کئی ایک ایسے کھلاڑی پیدا کئے جو ملک گیر شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

اس سکول سے متاثر ہو کر حکومت نے اس کے نزدیک سے گزرنے والی سڑک کے نام "مولوی حکیم سٹریٹ" (یہ حضرت مولانا فضل الرحمان حکیم صاحب مربی سلسلہ کے نام پر ہے) اور "احمدیہ سٹریٹ" رکھ دیئے ہیں۔

اس سکول کا ڈسپلن اپنی مثال آپ ہے۔ گزشتہ پچاس سال میں ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ اس سکول کے طلباء نے کسی قسم کا بائیکاٹ یا احتجاج کیا ہو حالانکہ دوسرے سکولوں میں آئے دن ایسے احتجاجی مظاہرے ہوتے رہتے ہیں جن میں طلباء سکول کی املاک کا بے حد نقصان کرتے ہیں اور اساتذہ کے ساتھ بھی بدتمیزی سے پیش آتے ہیں۔

1977ء میں جماعت احمدیہ غانا نے نہایت شان و شوکت سے اس سکول کی سلور جوبلی منائی تھی جس میں ملک کی کئی نامور شخصیات اور پیراماؤنٹ چیفس نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں پاکستان سے محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب (سابق ہیڈ ماسٹر) مکرم پروفیسر سعود احمد خان صاحب (پہلے وائس پرنسپل جو لمبا عرصہ سکول میں تعلیمی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں) اور محترم ڈاکٹر سفیرالدین مرحوم کے صاحبزادے مکرم طاہر سفیر صاحب نے بھی شرکت کی۔

اب خدا کے فضل سے 30۔جنوری 2000ء کو اس سکول کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے پر اس خوشی میں سکول نے انتہائی شان کے ساتھ گولڈن جوبلی منانے کا پروگرام بنایا۔ ان تقریبات کا Theme ہے۔
"Enhancing Education in Ghana. Ahmadiyya Factor"
(ملک میں تعلیم کے فروغ کے لئے جماعت احمدیہ کا کردار)

یہ رنگارنگ تقریبات قریباً سارا سال جاری رہیں گی ان میں مندرجہ ذیل متنوع پروگرام شامل ہیں:۔

ریڈیو اور ٹی وی پر مباحثے "Theme" کے حوالے سے لیکچرز، کھیلوں کے مقابلے، نمائشیں، وقار عمل اور عطیہ خون کے پروگرام وغیرہ۔ ان تقریبات کا نکتہ عروج ستمبر میں منعقد ہونے والا "Speech and Prize giving day" ہوگا جس کے ساتھ یہ تقریبات اپنے اختتام کو پہنچیں گی۔ اس میں سابق اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر صاحبان کے علاوہ کئی معزز شخصیات شامل ہوں گی۔

مورخہ 30 جنوری 2000ء کو ان تقریبات کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس اہم تقریب کے صدر مجلس محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم، امیر و مشنری انچارج غانا تھے جبکہ مہمان خصوصی اشانٹی ریجن کے ریجنل منسٹر آف ایجوکیشن Mr.A.A.Dramani تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں سکول کی تعلیم اور کھیل کے میدان میں شاندار کارکردگی کو سراہا اور واضح اعتراف کیا کہ یہ ایسا بے مثال سکول ہے جس میں گزشتہ پچاس سال کے اندر طلباء کی طرف سے کسی قسم کا کوئی احتجاج یا بائیکاٹ نہیں ہوا۔ یہ اس کے شاندار نظم و ضبط کی ایک قابل تقلید مثال ہے۔

اس تقریب میں سابق طلباء کی طرف سے سکول سے محبت کے عجیب نظارے دیکھنے کو ملے۔ ایک سابق طالب علم نے سکول کے لئے دس (10) ملین سیڈیز کا عطیہ پیش کیا۔ اسی طرح ایک اور طالب علم نے سکول کے لئے پچاس (50) ملین سیڈیز کی خطیر رقم بطور عطیہ پیش کی۔

ایک اور سابق طالب علم نے اپنے پرانے استاذ مولوی عبدالحق صاحب کے غانا آنے اور واپس جانے کے جملہ اخراجات ادا کرنے کی پیشکش کی اور یہ بھی وعدہ کیا کہ تقریبات کے دوران مہمانوں کی آمد و رفت کے لئے ان کی دو Mercedes Bens پٹرول سمیت حاضر ہیں۔

تقریب کا ایک ایمان افروز نظارہ یہ تھا کہ جملہ طلباء کیا عیسائی اور کیا مسلمان سب توحید اور درود شریف پر مشتمل Songs of Praise پیش کرتے رہے۔ اور سب کی زبانوں پر لَآ اِلٰہَ ۔۔۔ کے الفاظ تھے۔ اس تقریب کے آخر پر محترم مولانا عبدالوہاب بن آدم، امیر و مشنری انچارج غانا نے بھی خطاب فرمایا۔ آپ نے طلباء کو خوب محنت کرنے کی تلقین فرمائی۔

یہ تو گولڈن جوبلی کی تقریبات کا آغاز ہے۔ قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ یہ ساری تقریبات بخیروخوبی اپنے اختتام کو پہنچیں اور یہ احمدیہ سیکنڈری سکول دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 28۔اپریل 2000ء)

بقیہ صفحہ 6

کرنے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھائے۔

4۔ کانفرنس کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ کسی رکن ملک کے اختیار کو ختم کردے۔ کسی ریاست کے خلاف سخت قدم اٹھائے۔ جن میں پابندیاں بھی شامل ہیں۔ یا معاملہ اقوام متحدہ کے سپرد کر دے۔

5۔ ہر رکن ملک کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس معاہدے میں ترامیم کر سکے۔ ترامیم کی منظوری کے لئے سادہ اکثریت کی ضرورت ہو گی۔ اس کے علاوہ کوئی ملک ترامیم کے خلاف ووٹ دے تو ترامیم نہیں ہوں گی۔

6۔ دس سال کے بعد ایک کانفرنس بلائی جائے گی تاکہ اس معاہدے کی تمام شقوں کے نفاذ کا جائزہ لیا جاسکے۔

7۔ سی۔ٹی۔بی۔ٹی غیر معینہ مدت کے لئے ہو گا۔ اس کے علاوہ ہر ملک کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس معاہدے سے باہر نکل جائے۔

8۔ معاہدے پر دستخط کرنے والا ہر ملک اپنے آئینی طریقہ کار کے مطابق معاہدے کی توثیق کرے گا۔

9۔ معاہدہ اس وقت تک نافذ العمل نہیں ہوگا جب تک پانچ جوہری ممالک (امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس اور چین) کے علاوہ بھارت اسرائیل اور پاکستان سمیت 44 ممالک اس پر دستخط اور اس کی توثیق نہ کردیں۔

10۔ معاہدے کی شقیں تحفظات کے تحت نہیں ہوں گی۔

اس معاہدے کی متذکرہ بالا شق نمبر 9 کے مطابق یہ معاہدہ اس وقت تک نافذ العمل نہیں ہو سکتا جب تک پانچ جوہری ممالک کے علاوہ پاکستان بھارت اور اسرائیل کے علاوہ 36 ممالک اس کی توثیق نہ کردیں۔ لیکن اب جبکہ بھارت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ سی۔ٹی۔بی۔ٹی پر دستخط نہیں کرے گا تو کم از کم آئندہ چند برسوں کے دوران یہ معاہدہ کیسے نافذ العمل ہوتا ہے یہ وقت ہی بتائے گا۔ البتہ اگر بھارت کو مجبور کیا جاسکے تو بلاشبہ پھر اس کے نفاذ میں کوئی مشکل پیش نہیں آسکتی۔

محمد خاں رانا صاحب

ثاقب زیروی کے ساتھ ایک اور شام

گزشتہ دنوں لاہور میں جناب ثاقب زیروی کے ساتھ ایک شام منائی گئی۔ جس کی رپورٹ روزنامہ "الفضل" ربوہ میں اور پھر ہفت روزہ "لاہور" میں بھی شائع ہوئی۔ بہت سے اہل علم واہل ذوق حضرات نے ان کے فن وفکر کے بارہ میں اظہار رائے کیا۔ پڑھ کر بڑا لطف آیا۔ ہماری دیرینہ خواہش تھی کہ کوئی صاحب انہیں خود ساختہ عزلت نشینی ترک کرنے پر مجبور کرکے حلقۂ احباب میں لا بٹھائیں تاکہ ان کے بے شمار مداحین کی حسرت دید تشنہ کامی دور ہو۔ ہم سب "ادارۂ تعمیر نو" لاہور کے بیحد شکرگزار اور زیربار احسان ہیں کہ انہوں نے گزشتہ اکتوبر میں جناب ثاقب زیروی کے ساتھ شام مناکر ہمیں ثاقب صاحب کو دوبارہ قریب سے دیکھنے کا موقعہ مہیا کیا۔

20۔اکتوبر99ء کو جناب زیروی صاحب کے ساتھ منائی گئی شام کی روئیداد میں جناب منو بھائی نے ازراہ تفنن ثاقب صاحب کی جوانی کے بارہ میں عدم علم کا اظہار کرتے ہوئے کھنڈرات سے عمارت کے عظیم ہونے کا اندازہ لگانے کا ذکر کیا۔ تو یکدم میرے پردۂ دماغ پر ایک بھولا بسرا واقعہ مرتقش ہوگیا۔

یہ 1939ء کے نصف آخر یعنی ٹھیک اس شام سے ساٹھ سال پہلے کا واقعہ ہے۔ قادیان کی بیت اقصیٰ کے جنوبی حصہ میں ایک مقامی نوعیت کا جلسہ ہورہا ہے۔ جس کی سٹیج ایک درمیانہ درجہ کی میز اور ایک کرسی پر مشتمل تھی۔ جلسہ کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرما رہے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ثاقب زیروی صاحب کا نام نظم کے لئے پکارا جاتا ہے۔ اس نام سے اکثر حاضرین جلسہ ناواقف ہیں اور ایک استعجاب انگیز تجسس سے پکارے جانے والے شخص کو دیکھنے کے منتظر ہیں۔ یکدم سٹیج کے عقب سے ایک نوجوان نمودار ہوتا ہے۔ عمریہی کوئی تیئس چوبیس برس مسیں بھیگ رہی ہیں۔ گندمی رنگ' سروقد' فاختائی رنگ کی شیروانی زیب تن' سرپر رومی ٹوپی' آنکھیں جھکائے مؤدب انداز میں جناب صدر جلسہ کے بائیں جانب آ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ارشاد پر اپنی نظم جس کا عنوان غالباً "ساقی نامہ" تھا کا مطلع ؂

ساغر بادۂ عرفان پلا دے ساقی
میری سوئی ہوئی تقدیر جگا دے ساقی

ترنم سے پڑھنا شروع کردیتے ہیں۔ اور پڑھتے چلے جاتے ہیں ؂

تجھ کو مولا نے کیا عطر رضا سے ممسوح
یہ مہک گلشن عالم میں بسا دے ساقی
تو نے جاری کیا تحریک جدید
اس سے بڑھ کر تجھے توفیق خدا دے ساقی
اپنے ثاقب کو جو احساس کی دولت بخشی
تجھ کو اس لطف کی اللہ جزا دے ساقی

ثاقب صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لحن داؤدی عطا فرمایا ہے جس سوز اور حضور قلب کے ساتھ ثاقب صاحب نے وہاں نظم پڑھی اس کی کیفیت اور سحر آفرینی بیان کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ سامعین جن میں سے اکثر نے ثاقب صاحب کو پہلی مرتبہ دیکھا اور سنا تھا۔ ان پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔ نظم کے مضمون اور ثاقب صاحب کے ترنم نے عجب سماں باندھ دیا تھا۔ جلسہ کے اختتام پر ہر کوئی ان کا تعارف چاہتا تھا۔ پتہ چلا کہ جناب ثاقب کا تعلق فیروزپور کی تحصیل زیرہ سے ہے اور محکمہ امداد باہمی میں ملازم ہیں۔ نیز ایک معزز راجپوت گھرانے کے چشم وچراغ ہیں۔ (تھوڑی سی خود کلامی کی اجازت دیجئے۔ یہ تحصیل زیرہ وہی ہے جس کے بارہ میں "باؤنڈری کمیشن" کی کارروائی کے دوران طے ہوچکا تھا کہ یہ پاکستان کا حصہ ہوگی۔ لیکن بنئے اور ماؤنٹ بیٹن کی ناپاک سازش نے پاکستان کو اس تحصیل سے محروم کردیا ؂

ایک دیوار کی دوری تھا قفس
توڑ سکتے تو چمن میں ہوتے)

اس جلسہ کے بعد ثاقب صاحب کا قادیان میں عام تعارف ہوگیا۔ ان کے کلام اور ترنم کے چرچے قادیان کی درسگاہوں اور ارباب ذوق کی بزم گاہوں میں عام ہونے لگے۔ قیام پاکستان کے بعد جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ میں تو جناب ثاقب زیروی بالعموم نظم پڑھتے ہی رہے ہیں۔ لیکن مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی قادیان میں ہونے والے جلسہ سالانہ میں بھی انہوں نے نظم نہ پڑھی ہو۔ مولانا عبدالمجید صاحب سالک مدیر روزنامہ "انقلاب" لاہور کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ بڑے نیازمندانہ روابط تھے اور وہ ان دنوں گاہے بگاہے حضور سے ملنے کے لئے قادیان تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت صاحب کے ایماء اور ارشاد پر ہی ثاقب صاحب نے جناب سالک صاحب مرحوم کے آگے زانوئے تلمذ تہہ کیا ہوگا۔

جناب ثاقب زیروی صاحب کے فن اور فکر کے بارہ میں اہل علم نے بڑے دلآویز انداز میں محاکمہ ونکتہ آفرینی کے جوہر دکھائے۔ اس لئے ان کے فن کے بارہ میں تو میں کچھ عرض کرنے کی جسارت نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں "تحسین ناشناس" کے الزام کا مرتکب نہیں ہونا چاہتا۔ البتہ ایک اچھے 'سامع' ہونے کے ناطے جناب ثاقب زیروی کے ترنم کے بارہ میں کچھ عرض کرنے سے باز بھی نہیں رہ سکتا۔ مجھے خوش قسمتی سے ترنم کے ساتھ پڑھنے والے بہت سے نامی گرامی شعرائے کرام کو سننے کا موقعہ ملا ہے' جو خوب پڑھتے تھے بلکہ بہت خوب پڑھتے تھے۔

کسی سے موازنہ یا مقابلہ کرنا مطلوب نہیں۔ لیکن جناب ثاقب زیروی کے ہاں ترنم کا ایک انوکھا بلکہ منفرد انداز ہے اگر کبھی غور کرکے ان کی لے اور لہجہ کا تجزیہ کیا جائے۔ تو ان کے ترنم کی کئی پرتیں ہیں۔ ان میں سوزوگداز' جذب وکیف کے علاوہ ایک للکار بھی پنہاں ہے۔ اور ان کا ترنم رزم وبزم کے اسالیب کے یکساں طور پر تقاضے پورے کرتا ہے۔ ثاقب صاحب کے ترنم اور لحن القول میں یہ للکار کیوں اور کیسے پیدا ہوئی؟ اس کے بارہ میں کچھ کہنے کی بجائے میں قارئین کرام کو صرف دعوت فکر دیتا ہوں!

جو کوئی سن سکے تو نکہت گل
شکست رنگ کی جھنکار بھی ہے

جناب ثاقب زیروی شاعر ہونے کے علاوہ ایک بلند پایہ صحافی' حالات حاضرہ اور عالمی واقعات پر گہری نظر رکھنے والے تبصرہ نگار بھی ہیں۔ صحافت کے پیشہ سے ان کی وابستگی اور اس پیشہ کے تقدس اور وقار کے تقاضوں کو جس طرح انہوں نے ملحوظ رکھا ہے۔ اس میں (ہمعصروں میں) جناب حمید نظامی مرحوم کے علاوہ ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اپنے اصولوں پر ڈٹ جانا اور ان کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دیتے وقت پائے استقلال میں لغزش نہ آنے دینا ان دونوں حضرات کی قدر مشترک ہے۔ 51-1950ء میں جس طرح حمید نظامی مرحوم نے دولتانہ صاحب کے اوچھے ہتھکنڈوں کا جوانمردی سے مقابلہ کیا اس کی پاک وہند کی صحافت میں مثال نہیں ملتی۔ دولتانہ صاحب "نوائے وقت" کے ڈیکلریشن کو ضبط کرکے ہر نئے نام سے نکلنے والے پرچے کا ڈیکلریشن ضبط کرتے جاتے تھے۔ اور ایک وقت ایسا بھی آیا کہ دولتانہ صاحب نے "نوائے وقت" کا ضبط شدہ ڈیکلریشن کسی دوسرے شخص کے نام جاری کرنے کا مذموم منصوبہ تیار کرلیا۔ کیونکہ نظامی صاحب مرحوم ہر نئے نام سے شائع ہونے والے روزنامہ کے صفحہ اول کے کونے میں نمایاں الفاظ میں "یکے از مطبوعات نوائے وقت" چھاپ دیا کرتے تھے۔ لیکن اس وار کا بھی جناب نظامی صاحب مرحوم نے جوانمردی سے دفاع کیا۔ پھر 51-1950ء میں لاہور کے روزناموں نے باتصویر ہفتہ وار ایڈیشن شائع کرنا شروع کردیئے۔ جن میں فلم ایکٹرسوں اور خواتین کی پرکشش تصاویر ہوتیں۔ لیکن نظامی صاحب مرحوم نے اپنے ہمعصروں کے اس رویہ اور انداز کا تتبع نہ کیا۔ اور "نوائے وقت" بدستور چھ حد آٹھ صفحات کی اشاعت پر کاربند رہا۔ نہ کبھی کسی خبر کے ساتھ تصویر شائع کی اور نہ ہی فلمی اشتہارات قبول کئے۔ کیونکہ نظامی صاحب مرحوم سمجھتے تھے کہ صحافی کی ذمہ داری رائے عامہ کی تربیت وتہذیب کرنا بھی ہے۔ اسی طرح انہوں نے جہاد کشمیر اور قیام پاکستان کے مخالفین کو کبھی نہیں بخشا اور نہ کبھی اپنے قریب آنے دیا۔ مرحوم ان کے عماموں اور جبہ ہائے فاخرہ کے فریب میں تازیست نہیں آئے۔ اور ہمیشہ ان کے دست دوستی کو یہ کہہ کر جھٹک دیا کہ ؂

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

جناب ثاقب صاحب نے بھی "خون خاک نشیماں" کی پیروی اور حق بات لکھنے کے جرم میں بہت سی صعوبتیں اور سختیاں جھیلیں ہیں اور ایک لمبا عرصہ تک ظلم وستم کی چکی میں پستے رہے ہیں۔ بہت سے جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات میں ملوث کئے گئے۔ ہفت روزہ "لاہور" کو گاہے بگاہے کیئرز رہائے ضمانت داخل کرنے کے نوٹس دیئے گئے۔ جنرل ضیاء کے دور میں ساڑھے سات سال تک رسالہ کے بنڈل ڈاک میں ضائع کردیئے جاتے رہے۔ "لاہور" کے پرنٹر پر ناجائز دباؤ ڈالنے کے لئے مقدمات قائم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ جناب میاں محمد شفیع مرحوم المعروف م۔ش کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ثاقب صاحب کا بڑی جی داری اور ثابت قدمی سے ساتھ دیا۔ اور ہر کٹھن راہ میں ان کے بخوشی ہمسفر رہے۔ ان واقعات کے بیان کرنے کا واحد مقصد یہ ہے کہ وہ حضرات جو صحافت کے پیشہ کی ذمہ داریوں اور فرائض کو پیش نظر رکھتے ہیں وہ اس راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ کیونکہ اپنی 'قلم' کی عصمت اور 'لفظ' کی حرمت کا پاس ہوتا ہے۔ لیکن جنہوں نے صحافت کو تجارت کا درجہ دے دیا ہے وہ تو گورنمنٹ کے اشتہاروں کی وقتی بندش اور نیوزپرنٹ کے کوٹہ میں معمولی کمی پر ہی بلبلا اٹھتے ہیں اور حکام بالا کے در پر ناصیہ فرسائی کرنے میں انہیں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ ان سے اصولوں کے لئے قربانی دینے کی توقع عبث ہے۔ موجودہ دور تو بالخصوص فلک بوس درگاہوں کے بونے مجاوروں کا ہے۔ سیاست ہو یا صحافت دونوں پر یہ قابض ہیں۔ ؂

آئے عشاق گئے وعدہ فردا لے کر
اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لے کر

شاید کچھ لوگ یہ نہ جانتے ہوں کہ جناب ثاقب زیروی پر 1974ء سے ریڈیو اور ٹی۔وی بلکہ کل پاکستان سطح کے مشاعروں کے دروازے بند ہیں۔ ان کے ہفت روزہ جریدے "لاہور" پر ہونے والے ظلم وستم کا حال پہلے عرض کرچکا ہوں۔ لیکن آفرین ہے ان پر کہ نہ وہ کبھی زبان پر حرف شکایت لائے ہیں۔ اور نہ ہی انہوں نے کبھی برادران یوسف (معاف کیجئے گا میرا مطلب) برادران صحافت تھا' کو امداد کے لئے پکارا ہے۔ اگر کوئی اس بارہ میں ذکر بھی کرے تو وہ صرف ایک ہلکی سی مسکراہٹ پر اکتفا کرتے ہیں۔ البتہ ضیاء دور میں "لاہور" کے بنڈل ڈاک میں سے غیر قانونی طور پر اٹھانے' چرانے اور ضائع کرنے کے بارہ میں وہ تحریری احتجاج ضرور کرتے رہے ہیں۔ جو ہمیشہ صدا بصحرا ثابت ہوا۔ سرکاری اشتہارات ومراعات کے لئے دست سوال دراز کرنا تو رہا ایک طرف انہوں نے اس کا ذکر کبھی اشارۃً یا کنایۃً بھی نہیں کیا۔ ؂

کوچۂ یار میں تھا یوں بھی طرحدار فراز
لیکن اس شخص کی سج دھج تھی سردار جدا

باقی صفحہ 7 پر

(مرتبہ - رشید احمد چوہدری صاحب لندن)

ایڈز کی وجہ سے پادریوں میں شرح اموات دس گنا زیادہ ہے

امریکہ اور انگلستان میں حالات کا جائزہ

انگلستان میں صورت حال

سنڈے ٹائمز کی 5- مارچ 2000ء کی اشاعت کے مطابق چرچ آف انگلینڈ کے کم از کم 25 پادری گذشتہ 10 سالوں میں ایڈز سے متعلقہ بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت کے منہ میں چلے گئے ان اموات کے بارے میں چرچ نے مکمل خاموشی اختیار کر رکھی تھی مگر گذشتہ ہفتے چرچ کے اعلیٰ عہدیداروں نے سکوت کو توڑتے ہوئے ایڈز سے مرنے والوں کی تعداد کا انکشاف کیا۔

ادھر امریکہ سے آمدہ خبروں کے مطابق کم از کم 400 رومن کیتھولک پادری ایڈز سے متعلقہ بیماریوں کی وجہ سے 80 کی دہائی کے وسط سے لے کر اب تک وفات پا چکے ہیں اور ایسی اموات کے ضمن میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ موت کے سرٹیفکیٹوں پر وجہ موت کا غلط اندراج کیا گیا۔

انگلستان میں اینگلیکن (Anglican) پادریوں کی کل تعداد 10 ہزار ہے جن میں ایڈز سے متعلقہ بیماریوں کے سلسلہ میں اموات کی شرح عام پبلک کی نسبت 10 گنا زیادہ ہے۔ چرچ کے بعض ذمہ دار افراد پھر بھی اس مسئلہ کو چرچ کے لئے سنگین قرار دینے کے لئے تیار نہیں اور اس وجہ سے اس موضوع پر گفتگو کرنے سے کتراتے ہیں۔

ایک مثال دیتے ہوئے چرچ کے کارکنان نے بتایا کہ 18 ماہ پہلے Michael Vasey جو General Synod کا مشہور ممبر تھا اور ڈرہم میں مذہبی امور پر لیکچر دیا کرتا تھا اس کی وفات ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہوئی مگر اب وہ بتاتے ہیں کہ مائیکل ویسی دراصل ایڈز سے متعلقہ بیماری کی وجہ سے مرا تھا۔ Coroner کی رپورٹ کے مطابق وہ H.I.V ثابت تھا۔ اس کا وزن تین ماہ کے اندر 3 سٹون کم ہو گیا تھا اور مختلف اعضاء میں رعشہ شروع ہو گیا تھا۔ سانس کی تکلیف بھی ہو گئی تھی لہٰذا اسے نیو کاسل جنرل ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔

1995ء میں Vasey نے ایک کتاب Strangers and friends لکھی جس میں اس بات کے دلائل دئے کہ بائبل کی تعلیمات کی رو سے ہم جنس پرستی جائز ہے۔ اس کتاب نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچا دی۔

چرچ نے آفیشل طور پر کبھی بھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ کسی پادری کی موت ایڈز کی وجہ سے ہوئی ہے آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر جارج کیری (Carey) نے اپنے موقف کا اظہار واضح طور پر یوں کیا ہے کہ ان کے نزدیک ایک اچھا عیسائی شادی کے ذریعہ ہی جنسی تعلقات قائم کر سکتا ہے۔ تاہم ایک اندازے کے مطابق ملک کے بعض حصوں میں پادریوں کی تعداد کا 20 فیصد ہم جنس پرست ہے۔

مالکوم جانسن (Malcolm Johnson) جو بشپ آف لندن کا مشیر ہے اور جو چند ایسے پادریوں میں سے ہے جو خود کو ہم جنس پرست قرار دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے اس کے اندازے کے مطابق برطانیہ میں کم از کم 1400 پادری ہم جنس پرست ہیں۔

امریکہ میں صورت حال

امریکی اخبار The Kansas city star لکھتا ہے کہ امریکہ میں رہنے والے رومن کیتھولک پادریوں کی اچھی خاصی تعداد ایڈز سے متعلقہ بیماریوں میں مبتلا ہو کر مر رہی ہے۔ امریکہ میں عام آبادی کی نسبت ایسے پادریوں کی شرح اموات چار گنا زیادہ ہے۔

Detroit کے بشپ تھامس گمبلٹن کہتے ہیں کہ یہ چرچ کی ناکامی ہے۔ ہم جنس اور Hetrosexual پادری اس بات سے بے خبر ہیں کہ اپنی جنسی قوت کو بے راہ روی سے کیسے بچایا جا سکتا ہے لہٰذا وہ غیر صحت مندانہ طریق اختیار کر کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اخبار نے امریکہ کے 46 ہزار پادریوں میں سے تین ہزار کو سوالنامہ بھجوایا جن کی طرف سے 801 جوابات موصول ہوئے ان سے پتہ چلتا ہے کہ 75 فیصد پادری Hetrosexual ہیں 15 فیصد ہم جنس پرست اور 5 فیصد Bisexual ہیں۔

Rev.John Keenan جو شکاگو میں پادریوں کے لئے خصوصی کلینک چلاتا ہے کہتا ہے کہ بہت سے پادری ہم جنس تعلقات کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس نے بتایا کہ اس کے کلینک میں ایک ایسے پادری کا علاج کیا گیا جو آگے 8 پادریوں کو بیماری منتقل کر چکا تھا۔

اخبار کا کہنا ہے کہ ایسے پادری مریضوں کی صحیح تعداد جو ایڈز کی بیماری سے ختم ہوئے معلوم نہیں ہو سکتی کیونکہ ایسے اکثر مریض گمنامی کی حالت میں مرجاتے ہیں۔

اخبار بشپ ایمرسن (Emerson) کا ذکر کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ اس نے نیویارک میں نوکری کو 1995ء میں خیر باد کہا اور Minnesota چلا گیا جہاں وہ ایڈز کی بیماری کی وجہ سے گمنامی میں مر گیا۔ اس کے موت کے سرٹیفکیٹ پر درج کیا گیا کہ اس کی موت نامعلوم قدرتی وجوہ سے ہوئی ہے اور اس کا پیشہ مزدور درج کیا گیا۔ جب ایڈز پر کام کرنے والی کمیٹی کے ایک متحرک کارکن نے اس اقدام کی شکایت کی تو ذمہ دار افراد نے تو موت کی وجہ ایچ آئی وی سے متعلقہ بیماری لکھ دی مگر پیشہ میں تصحیح نہ کی۔

عالمی منظر

این پی ٹی اور سی ٹی بی ٹی کیا ہے

اخبارات اور رسائل سی ٹی بی ٹی کا ذکر تو کرتے ہیں لیکن یہ ہے کیا اور اس کی شرائط کیا ہیں۔ اس کے متعلق بہت کم لوگوں کو علم ہے۔

دراصل این پی ٹی اور سی ٹی بی ٹی ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے سلسلے میں ایک کوشش ہے۔

1968ء میں ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ پر پہلا معاہدہ این۔ پی۔ ٹی۔ (Non Prolifiration Treaty) سامنے آیا۔ جس کی رو سے آئندہ کسی ملک کے ایٹمی قوت بننے پر پابندی لگا دی گئی۔ 25 سال بعد جب یہ معاہدہ ختم ہو رہا تھا۔ تو 1995ء کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس معاہدے کے ساتھ ایک اور معاہدہ سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی (Comprehensive Test ban Treaty) عمل میں لایا جائے۔ اور ہر قسم کے ایٹمی پروگراموں پر مکمل پابندیاں لگا دی جائیں۔

این۔ پی۔ ٹی

اس معاہدے کے دس نکات تھے۔

1- نیوکلیئر صلاحیت رکھنے والے ممالک کسی طرح بھی نیوکلیئر صلاحیت نہ رکھنے والے دوسرے ممالک کو یہ صلاحیت منتقل نہیں کریں گے۔

2- نیوکلیئر صلاحیت نہ رکھنے والے ممالک کسی طرح سے بھی دوسرے ممالک سے جوہری صلاحیت حاصل نہیں کریں گے۔

3- نیوکلیئر صلاحیت نہ رکھنے والے ممالک کا انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کو معائنہ کا اختیار حاصل ہوگا۔

4- دھماکہ خیز مواد کی منتقلی پر پابندی کے حوالے سے ایسے مواد کو شامل نہیں کیا گیا جو جوہری توانائی پیدا کرنے کے کام آتا ہے۔

5- پرامن جوہری تجربات کی اجازت ہے اور اس کے مثبت نتائج کے حوالے سے کسی سے ترجیحی سلوک نہیں کیا جائے گا۔

6- ریجنل ایسوسی ایشن کے پاس کسی بھی علاقے کو فری زون قرار دینے کا اختیار حاصل ہے۔

7- اگر کوئی پارٹی معاہدے میں ترمیم کرنا چاہے تو ایک تہائی لوگوں کے دستخط سے اجلاس بلایا جا سکتا ہے۔ معاہدے میں اس صورت میں ترمیم ہو گی جب اکثریت بشمول سٹیٹ اس پر متفق ہو گی۔

8- معاہدے پر نظر ثانی کے لئے ہر 5 سال بعد کانفرنس ہو گی۔

9- ہر وہ ملک جو انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی سیف گارڈ کو قبول کرلے گا وہ اس کا ممبر بن جائے گا۔

10- اس معاہدے کے انعقاد کے 25 برس بعد ایک کانفرنس بلائی جائے گی جس میں یہ طے کیا جائے گا کہ اس معاہدے کو وقتے وقتے سے یا غیر معین مدت تک کے لئے نافذ کیا جائے۔ اگر کوئی ریاست اس معاہدے سے پیچھے ہٹنا چاہتی ہے تو اس کے لئے اسے تین ماہ پہلے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل اور دوسرے ممالک کو اپنے ارادے سے آگاہ کرنا ہوگا۔

اس معاہدے کے تین بڑے مقاصد تھے۔

اول:- نیوکلیئر اسلحہ کے مزید پھیلاؤ کو روکنا۔

دوئم:- پرامن مقاصد کے لئے نیوکلیئر پروگرام کی حوصلہ افزائی کرنا۔

سوئم:- نیوکلیئر اسلحہ کی دوڑ کو روکنے کی حوصلہ افزائی کرنا۔ تاکہ ہتھیاروں کے پھیلاؤ پر مکمل طور پر پابندی عائد کی جا سکے۔

سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی

سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی پر 24۔ ستمبر 1996ء کو دستخط ہوئے۔ جوہری اسلحہ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے اس وقت یہ سب سے زیادہ قابل قبول معاہدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت تک اس معاہدے پر 150 سے زائد ممالک دستخط کر چکے ہیں۔ جس میں نیوکلیئر ویپن سٹیٹس امریکہ، برطانیہ، روس، فرانس اور چین شامل ہیں۔ پاکستان۔ بھارت۔ عراق۔ ایران۔ لیبیا اور شام نے ابھی تک اپنے بعض تحفظات کی وجہ سے اس معاہدے پر دستخط نہیں کئے۔

سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی کا معاہدہ جدید مانیٹرنگ سسٹم کے تحت نافذ کیا گیا۔ اس کے تحت دنیا کے کسی حصے میں نیوکلیئر صلاحیت حاصل کرنے والے ملک کا معائنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی معاہدے کی یوں تو سترہ شقیں ہیں لیکن زیادہ اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

1- رکن ممالک کو جوہری ہتھیاروں کی تیاری یا ایٹمی دھماکہ کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

2- معاہدے کے نفاذ کو یقینی بنایا جائے گا اور رکن ممالک کو مشورے اور تعاون کے لئے ایک فورم مہیا کیا جائے گا۔ یہ تنظیم رکن ممالک کی کانفرنس، ایگزیکٹو کونسل اور ٹیکنیکل سیکرٹریٹ پر مشتمل ہو گی۔

3- ہر رکن ملک پابند ہے کہ وہ آئینی طریقہ کار کے تحت اس معاہدے کی ضروریات پورا

باقی صفحہ 4 پر

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت جافنا کا مسئلہ حل کرائے

امریکہ نے کہا ہے کہ بھارت جافنا کا مسئلہ حل کرائے۔ عالمی برادری کا سری لنکا میں کوئی بھی اقدام بھارت کے بغیر فضول ہوگا۔ تامل باغیوں کیلئے الگ وطن کی حمایت نہیں کریں گے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل انڈر فرتھ نے کہا ہے کہ سری لنکا میں جاری خانہ جنگی کے خاتمے کیلئے بھارت اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ سری لنکا کے وزیر دفاع فوجی امداد لینے کیلئے بھارت پہنچ گئے۔

سری لنکا میں باغیوں کے حملے

سری لنکا میں باغیوں نے اہم فوجی اڈہ تباہ کر دیا۔ درجنوں افراد ہلاک ہو گئے۔ تامل باغیوں نے کائی تھاڈی کا اڈہ تہس نہس کر دیا۔ پلاٹی ائیربیس پر بھی بمباری کی۔ باغیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ 100 سے زائد فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ سری لنکا کی فوج نے حملہ کر کے ایک بنکر پر قبضہ کر لیا۔ 40 باغیوں کی ہلاکت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ بھاری نقصان کے بعد حکومت نے مذاکرات کی پیشکش کر دی جسے باغیوں نے مسترد کر دیا۔

شمالی جنوبی کوریا سربراہ ملاقات

شمالی اور جنوبی کوریا کے درمیان ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے جس کے تحت جون میں سربراہ ملاقات ہوگی۔

اسرائیلی فوج کی دھمکی

اسرائیلی فوج نے یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کی دھمکی دے دی ہے۔ اسرائیلی کمانڈر نے کہا ہے کہ فلسطینی پولیس اسرائیلی فوج پر فائرنگ بند نہ کرتی تو اب تک رملہ میں فلسطینی صدر کے دفاتر کو نشانہ بنا چکے ہوتے۔ دوبارہ ایسی حرکت ہوئی تو فلسطینیوں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔ اسرائیلیوں نے یاسر عرفات کے دفاتر پر حملے کی دھمکی فلسطینی حکام کے ساتھ ملاقات میں دی۔ فلسطینی ترجمان نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج کی دھمکی غیر ذمہ دارانہ اور قابل مذمت ہے۔ ایسے رویے سے قیام امن کے عمل کو نقصان پہنچے گا۔

امن فوج کے 80 فوجی رہا

سیرالیون میں باغیوں نے امن فوج کے مزید 80 فوجیوں کو رہا کر دیا۔ تاہم باغیوں نے 23 بھارتی فوجیوں سمیت 270 امن فوجیوں کو اب بھی یرغمال بنا رکھا ہے۔

روسی ایوان بالا نے بھی توثیق کر دی

روسی ایوان بالا نے بھی ایٹمی پابندی کے معاہدے سی ٹی بی ٹی کی توثیق کر دی ہے اب یہ بل صدر پیوٹن کو بھیجا جائے گا جن کی منظوری کے بعد یہ قانون کی شکل اختیار کر لے گا۔

دہشت گرد تنظیم کے پاس میزائل

امریکی خفیہ ادارے اس خبر سے سخت پریشان ہو گئے ہیں کہ ایک دہشت گرد تنظیم نے زمین سے فضا تک مار کرنے والے میزائل حاصل کر لئے ہیں۔ سی آئی اے کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ تیسری دنیا کے ایک سراغرساں ذریعے نے خبر دی ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف سرکاری دستوں کی کارروائی کے دوران میزائلوں کی موجودگی کا پتہ چلا۔

آسٹریلوی شخص کا ہنگامہ

ایک آسٹریلوی شخص نے جس کی عمر 49 سال ہے امریکی پارلیمنٹ میں ہنگامہ کھڑا کر دیا اور خودکشی کی دھمکی دے دی۔ امریکی کانگریس کے اجلاس کے دوران مہمانوں کی گیلری میں بیٹھے ہوئے آسٹریلوی شخص نے اس وقت ہنگامہ کر دیا جب چین کو خصوصی تجارتی حیثیت دینے کے معاملے پر بحث جاری تھی۔ اس نے میز پر شیشے کی دو بوتلیں توڑ دیں اور دھمکی دی کہ اگر کانگریس نے اسکی بات نہ سنی تو وہ بوتل سے اپنا گلا کاٹ لے گا۔ حفاظتی گارڈ نے فوری کارروائی کرتے ہوئے اس پر قابو پا لیا اور اسے جیل بھیج دیا۔

عمر خیام کی واپسی

ایران میں 1979ء کے اسلامی انقلاب کے بعد 11 ویں صدی کے ممتاز فارسی شاعر عمر خیام کی کتب کو دکانوں سے ہٹا لیا گیا تھا۔ تاہم اب اس عالمی شہرت کے حامل شاعر کو دوبارہ پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ خیام کے آبائی شہر نیشاپور میں ان کی رباعیات پر ایک بین الاقوامی سیمینار کا آغاز ہو گیا ہے۔ اس کا اہتمام ایران کی وزارت ثقافت و تعلیم اور یونیسکو نے کیا ہے۔

ممبئی میں شدید بارش

بھارت اور پاکستان کے کئی علاقے شدید خشک سالی کا شکار ہیں جبکہ بھارت کے مشہور شہر ممبئی میں چوتھے روز بھی بارش جاری رہنے سے نظام زندگی معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ ریل کی پٹڑیاں پانی میں ڈوب گئی ہیں۔ ٹرینوں کی آمد و رفت درہم برہم ہو گئی ہے۔ ادھر انڈونیشیا میں سیلاب نے تباہی مچا دی ہے۔ 40 افراد ہلاک اور ہزاروں بے گھر ہو گئے ہیں۔ مغربی تیمور کے وسطی علاقے سب سے زیادہ متاثر ہوئے۔

الجزائر میں خانہ جنگی 40 ہلاک

الجزائر میں مسلم عسکریت پسندوں نے ایک گاؤں پر حملہ کر کے 40 افراد کو ہلاک کر دیا۔ حملہ آور لوہے کی سلاخوں اور تلواروں سے مسلح تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک ہی خاندان کے 12 افراد شامل ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم خادم حسین صاحب محلہ نصرت آباد ربوہ لکھتے ہیں۔ مورخہ 10۔ اپریل 2000ء کو بمقام بھمبر جوڑیاں میرے عزیز مکرم حوالدار خالق حسین صاحب ابن مکرم فیروزالدین صاحب آف موضع گوئی تحصیل و ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بھارتی گولہ باری سے بعمر 30 سال وفات پا گئے۔

ان کا جنازہ مورخہ 2000-4-10 کو گوئی آزاد کشمیر لایا گیا 11۔ اپریل 2000ء کو دن گیارہ بجے پاک آرمی نے اپنے مرحوم ساتھی کو آخری سلامی دی ان کا جنازہ مکرم سعید احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا اور تدفین کے بعد قبر تیار ہونے پر دعا بھی مکرم مربی صاحب نے کروائی اس موقعہ پر مسلح افواج کے افسران اور جوانوں کے علاوہ علاقہ کے معززین بھی شامل ہوئے۔ ان کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بچی والدین چار بہنیں اور ایک بھائی شامل ہیں۔ احباب سے دعا کی خصوصی درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے بوڑھے والدین اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

☆☆☆☆☆☆

کمپیوٹر سرجنز کی تقریب افتتاح

○ ربوہ 14۔ مئی کمپیوٹر کی مرمت، فروخت اور تربیت کے ایک نئے ادارے کمپیوٹر سرجنز کے افتتاح کی تقریب دارالنصر غربی (ب) کی احسن مارکیٹ میں منعقد ہوئی محترم سید عبدالحی شاہ صاحب ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ و صدر الفضل بورڈ صدر محفل تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے مختصر خطاب میں اس تقریب کے انعقاد پر خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ جدید دنیا کی جتنی بھی ترقیات ہیں یہ سب کی سب بالآخر احمدیت کی ترقی کے لئے استعمال ہونی ہیں۔ آج کی دنیا چاہے اپنی ناسمجھی سے ان کا غلط استعمال بھی کر لے مگر جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی ہر ترقی کا مقصد دنیا میں دین حق کا پھیلاؤ ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ احمدی نوجوان کمپیوٹر سیکھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ راغب ہوں گے اور اس کو جماعت احمدیہ کی خدمت کے لئے استعمال کریں گے۔

اس کے بعد صدر محفل محترم سید عبدالحی شاہ صاحب نے دعا کرائی جس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ یہ ادارہ لاہور میں قائم کمپیوٹر سرجنز کی شاخ ہے۔ مگر اس کے قیام کے ساتھ ہی اسے ہیڈ آفس کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ اس کے مدارالمہام مکرم خواجہ سعادت احمد صاحب ابن مکرم خواجہ برکات احمد صاحب ناصر آباد ہیں۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب کارکن دفتر مال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو مورخہ 4۔ مئی 2000ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام "عروسہ مبارک" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد رفیع صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور مکرم محمد انور صاحب آف بھلوال ضلع سرگودھا کی نواسی ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

○ مکرم صفی الرحمن خورشید صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس لکھتے ہیں۔

عزیزہ نزہت بنت مکرم ناصر احمد قریشی صاحب لندن کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ کل مورخہ 2000-5-18 کو اڑھائی بجے دوپہر وفات پا گئیں۔ عزیزہ کی عمر 21 سال تھی۔ چند روز قبل گیس کا سلنڈر لیک ہونے سے عزیزہ نزہت اور اس کی والدہ جل گئی تھیں۔ لیکن عزیزہ علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکی۔

اس کی والدہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے اس کے لئے درخواست دعا ہے۔ عزیزہ نزہت کا جنازہ مکرم اقبال احمد عابد صاحب مربی اوکاڑہ نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان اوکاڑہ میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب اوکاڑہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ ملنسار۔ خلیق اور فرمانبردار بچی تھی۔

عزیزہ قریشی عبدالقادر صاحب اوکاڑہ کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے درجات بلند فرمائے اور والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ

مجھے پورا احساس ہے کہ میں اس مضمون کے عنوان سے کوسوں دور نکل گیا ہوں۔ لیکن پھر بھی آپ مجھ پر بے ربطی یا ژولیدہ خیالی کا الزام لگانے میں حق بجانب نہیں۔ کیونکہ بقول میر میری بھی ایک مجبوری تھی۔ اور معاملات دل پر بسا اوقات عقل کا اختیار نہیں رہتا۔

امیر جمع ہیں احباب، حال دل کہہ دے
پھر التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

☆☆☆☆☆☆☆

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر
کا حوالہ ضرور دیں

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 19 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 42 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 20۔ مئی۔ غروب آفتاب۔ 7-03
اتوار 21۔ مئی۔ طلوع فجر۔ 3-31
اتوار 21۔ مئی۔ طلوع آفتاب۔ 5-06

مولانا یوسف لدھیانوی ساتھی سمیت ہلاک

تحریک ختم نبوت کے نائب امیر اور کئی کتب کے مصنف مولانا یوسف لدھیانوی کو نامعلوم دہشت گردوں نے ان کے ساتھی سمیت ہلاک کر دیا۔ مولانا نصیر آباد کراچی میں پھل فروش سے پھل خرید رہے تھے۔ ان کو جمعرات کو بعد عشاء سپرد خاک کر دیا گیا۔ فائرنگ سے ان کا ساتھی، ڈرائیور اور بیٹا شدید زخمی ہوئے۔

کراچی میں ہنگامے

مولانا لدھیانوی کے قتل پر کراچی میں ہنگامے ہوئے سینما اور گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ کاروباری ادارے بند کر دیئے گئے۔ دہشت گردی کے بعد مختلف علاقوں کے نوجوان ٹولیوں کی شکل میں سڑکوں پر نکل آئے اور دکانیں بند کرادیں۔ مشتعل مظاہرین نے ایم اے جناح روڈ پر سینما کو آگ لگادی، دستگیر میں دو گاڑیاں، نمائش میں ایک بس جبکہ لسبیلہ چوک میں ایک منی بس نذر آتش کر دی گئی۔

اجمل خٹک کو پارٹی چھوڑنے کا الٹی میٹم

عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی صدر اسفندیار ولی خان نے دو مرتبہ پارٹی کے مرکزی صدر رہنے والے اجمل خٹک کو تین دن میں پارٹی چھوڑنے کا الٹی میٹم دے دیا ہے ان پر جنرل پرویز مشرف کی حمایت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ان کو ڈسپلن کی خلاف ورزی پر شوکاز نوٹس جاری کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ خود ہی مستعفی ہو جائیں ورنہ پارٹی کو ان کے خلاف ناشگوار اقدام اٹھانا پڑے گا۔ اسفندیار ولی نے پریس کانفرنس میں کہا کہ اجمل خٹک کے جانے سے پارٹی کو اچھا ضرور لگے گا لیکن یہ ہمارے لئے نئی بات نہیں انہوں نے الزام لگایا کہ کل تک اجمل خٹک کو جو روشنی باچا خان کی فکر میں نظر آرہی تھی وہی روشنی آج انہیں مشرف حکومت میں نظر آرہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی مفاہمت کا فارمولا ان کا ذاتی موقف ہے۔ ہمارے لئے غیر منتخب سیٹ اپ کی حمایت سے زیادہ کوئی بات توہین آمیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کا اعظم ہوتی کی رہائی کی کوششوں سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی اجمل خٹک کے ذریعے اعظم ہوتی کی رہائی کی کوشش کی گئی ہے۔

نواز شریف کو وزیر اعظم بنانے کا مطالبہ

بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ دنیا نواز شریف کو وزیر اعظم بنانے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ موجودہ حکمران جہاں جاتے ہیں انہیں بحالی جمہوریت کے لئے کہا جاتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چولستان کے قحط زدہ عوام کو نہ تو امداد دی گئی ہے اور نہ ہی امداد دینے والوں کو جانے کے لئے راستہ دیا گیا۔ ہم امداد دینے گئے تو راستے میں رکاوٹیں کھڑی کر دی گئیں مگر ہم رکاوٹیں عبور کر کے بھی جا پہنچے۔

دونوں بڑی جماعتوں سے بات کرنا ہوگی

بینظیر بھٹو نے کہا ہے مشکلات پر قابو پانے کے لئے جنرل مشرف کو دونوں بڑی جماعتوں سے بات کرنا ہوگی۔ دورۂ کلنٹن کے بعد بھارت کشمیر کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے اقدامات کر رہا ہے جبکہ پاکستان نے شور و غل کے سوا کچھ نہیں کیا۔ بڑی سیاسی پارٹیوں کو الگ کر دینے سے کام نہیں چلے گا۔ مسائل پر قابو پانے کے لئے وسیع مفاہمت کی ضرورت ہے۔ حکومت کشمیر کے مسئلہ پر بہت کم توجہ دے رہی ہے۔ بھارت مصالحانہ اقدامات کر رہا ہے۔ پاکستان کو بھی ایسا ہی جواب دینا چاہئے۔

علماء کو ہڑتال پر اکسایا گیا

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ مولانا یوسف کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر علماء کو ہڑتال پر اکسایا گیا ہے۔ ہڑتال کے مسئلے پر علماء تقسیم ہو چکے تھے مولانا کا قتل دشمنوں کی کارروائی ہے۔ ناموس رسالت کے متعلق مطالبہ مانے جانے پر علماء جمعہ کی چھٹی اور دیگر مطالبے لے آئے۔ یہ فوری نوعیت کے مسئلے نہیں ہیں۔

وادی نیلم پر بھارتی فائرنگ

وادی نیلم پر بھارتی فوج کی فائرنگ اور شدید گولہ باری سے دو افراد شہید اور 9 زخمی ہو گئے۔ جبکہ 3 ہوٹل اور ڈاک خانہ تباہ، جامع مسجد لوات شہید اور 25 دکانیں جل کر تباہ ہو گئیں۔ پورا بازار تباہ ہو گیا۔ بھارتی فوج نے رات پائیں اور چورعاش کے دیہات کو نشانہ بنایا۔ پاک فوج کی جوابی کارروائی سے بھارتی مورچوں میں آگ بھڑک اٹھی 8 بھارتی فوجی زخمی ہوئے۔

بجٹ میں ریلیف

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ کم تنخواہ پانے والوں کو بجٹ میں ٹیکس ریلیف دیا جائے گا۔ ٹیکس نیٹ وسیع کرنے کے لئے پہلی مرتبہ ایسے اقدامات کئے جائیں گے جس سے معیشت مضبوط ہوگی۔

سپریم کورٹ کے فیصلہ پر نظر ثانی کی اپیل

سپریم کورٹ کی طرف سے حکومت کو دی جانے والی تین سال کی مدت کے خلاف شاہد اورکزئی نے اپیل داخل کر دی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ حکومت کو دی گئی تین سال کی مدت سے وفاق پاکستان کی آئینی حیثیت متاثر ہو سکتی ہے۔

تین مذہبی جماعتوں سے حکومتی رابطہ

فوجی قیادت نے ملکی صورت حال کے حوالے سے تین بڑی مذہبی جماعتوں سے براہ راست رابطہ قائم کر لیا ہے۔ ان میں جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد، جے یو پی کے مولانا نورانی اور جمعیت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان شامل ہیں۔ فوج کے اعلیٰ سطحی وفد نے تینوں سے ملاقات کی۔ اور اہم مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔

بلوچستان کے سابق وزیر گرفتار

بلوچستان کے سابق وزیر عبدالکریم نوشیروانی کو محکمہ ایکسائز میں غیر قانونی بھرتیوں اور رشوت کے ایک کیس میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے ہمراہ ایک شخص نور اللہ کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔

شکریہ۔ مزید ضرورت نہیں

بلوچستان میں قحط زدگان کیلئے امداد کے اتنے ڈھیر لگ چکے ہیں کہ بلوچستان کی حکومت نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ مزید ضرورت نہیں ملک بھر سے عوام نے پنجاب و سندھ کی حکومتوں نے اور بین الاقوامی اداروں نے امداد کی اپیل کا انتہائی مثبت جواب دیا۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ تھر کے لوگ بارش کی امید پر گھروں کو واپس آ گئے ہیں۔ تاہم مویشیوں کے لئے چارے اور پانی کا مسئلہ برقرار ہے۔

حکومتی کارروائیاں غیر موثر ہیں

جماعت اسلامی بلوچستان اور سندھ کے امراء نے پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ قحط زدہ علاقوں میں حکومتی کارروائیاں غیر موثر ہیں این جی اوز کا کردار بھی زیرو ہے۔

نمائندہ روزنامہ الفضل
شعبہ اشتہارات کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" ربوہ شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران بھمبر۔ میرپور کوٹلی آزاد کشمیر۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ مردان۔ نوشہرہ۔ پشاور (صوبہ سرحد) تشریف لا رہے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ اور عہدیداران جماعت احمدیہ سے خصوصی طور پر تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

چائنیز سموسے، چائنیز برگر، شامی کباب، فرائڈ چکن، اٹالین آئس کریم، ملک شیک، ٹھنڈے دودھ کی بوتلیں
ھبہ فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ
فون 211638

ضرورت فیملی
ربوہ میں رہائش کی خواہشمند ایسی فیملی فوری متوجہ ہو جو گھر کے کام کر سکے۔ معقول معاوضہ کے علاوہ رہائشی سہولتیں بھی حاصل ہونگی۔ جس میں دو کمرے۔ پانی۔ بجلی اور گیس کی سہولتیں شامل ہیں۔
ڈاکٹر منیر احمد خان۔ دارالنصر غربی فون 212276

داخلہ جاری ہے — ربوہ میں پروفیشنل ٹریننگ کا بانی قابل اعتماد ادارہ — داخلہ جاری ہے
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس
طالبات کیلئے مخصوص وقت 5 سے 7 بجے شام
شارٹ کورسز، لانگ کورسز، ڈپلومہ کورسز، ہارڈویئر مکمل کورس، نیز ہر ملک کی ضرورت کے عین مطابق تیار کردہ سوفٹ ویئر پیکجز سکھانے والا واحد ادارہ
رابطہ: ریلوے روڈ بالمقابل گلی یوٹیلٹی سٹور دارالرحمت شرقی ربوہ فون (343)

مریم میڈیکل سنٹر
نزد یادگار چوک دارالصدر جنوبی ربوہ
Service to Humanity
*الٹرا ساؤنڈ (ماہر لیڈی ڈاکٹر کی زیر نگرانی)
صرف 200 روپے
*ای سی جی
* کلینیکل لیبارٹری اور پتھالوجی کے لئے لاہور میں پتھالوجسٹ سے رابطہ
* 24 گھنٹے ایمرجنسی سروس (گائنی - میٹرنٹی سرجیکل - میڈیکل ایمرجنسی سروس)
ڈاکٹر مبارک احمد شریف — فزیشن اینڈ سرجن — فون نمبر 213944
ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ — الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ اینڈ گائنی کالوجسٹ

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61